۷۸۶/۹۲

مصباح الاعتکاف

از: مولانا محمد نظام الدین مصباحی

صدر مدرس: دارالعلوم غوثیہ رضویہ،

بلیک برن، یو۔کے

امام احمد رضا اکیڈمی صالح نگر بریلی شریف

سلسلہ اشاعت..........................۱۷۳

نام کتاب: مصباح الاعتکاف

مؤلف: مولانا محمد نظام الدین مصباحی

سنہ اشاعت: ۱۴۳۸ھ/ ۲۰۱۷ء

تعداد: تین ہزار (۳۰۰۰)

....

برائے ایصال ثواب

ترجمان فکر رضا حضرت علامہ محمد حنیف صاحب علیہ الرحمہ

بولٹن (یو۔کے)

ناشر فکر رضا مولوی حافظ محمد منیف رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ

بریلی شریف

وجملہ عزیز و اقارب مرحومین ومغفورین

مولانا محمد نظام الدین صاحب، بلیک برن (یو۔کے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زیر مطالعہ کتاب ''مصباح الاعتکاف'' حضرت مولانا نظام الدین صاحب کی ایک مختصر مگر ع کتاب ہے جو اعتکاف کے مسائل پر مشتمل ہے، جس میں نہاتت جامع انداز میں اعتکاف کے ئل ومسائل اور اس کے طریقے بیان کیے گئے ہیں جس کے ذریعے پڑھنے والے مختصر وقت میں ئلِ اعتکاف سے واقف ہوجائیں گے، ساتھ ہی عورتوں کے اعتکاف کی ضروری ہدایتیں بھی اس تحریر کی گئی ہیں جن سے خواتین اسلام بھی استفادہ کرسکیں گی اور اپنے اعتکاف کے طریقوں سے ں واقف ہوسکیں گی۔ جب کہ سنا یہ گیا ہے کہ عورتیں اپنے خودساختہ طریقوں سے اعتکاف کرلیتی ں حالانکہ وہ اعتکاف نہیں ہوتا۔۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اس کتاب کو مقبول انام بنائے اور حضرت مرتب کو جزائے خیر کی دولت دارین کی سعادتوں سے سرفراز فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین ،صلی اللہ تعالیٰ لامہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین برحمتك یاارحم الراحمین

محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین و الصلوٰۃ والسلام علی نبیہ وعلی آلہ
و اصحابہ اجمعین

اعتکاف کا لفظی وشرعی معنی: اعتکاف کا لفظی معنی لُبثٌ یعنی ٹھہرنا ہے، مگر شرع میں لُبثِ مخصوص ہے یعنی مسجد جماعت میں ٹھہرنا اعتکاف کی نیت سے۔
(۱۔ردالمحتار ص ۴۲۸، ج ۳)، (۲۔عالمگیری ص ۲۱۱، ج ۱)

فضائل اعتکاف

حدیث ۱: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے۔
(صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۱۷۲)

حدیث ۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: معتکف گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اُسے اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے اُس نے تمام نیکیاں کیں۔ (سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۷۸۱)

حدیث ۳: حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کرلیا تو ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کیے۔ (جامع صغیر للسیوطی ص ۵۱۶)

حدیث ۴: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

ے آقا احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے
کاف کرے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

(جامع صغیر ۵۱۶)

حدیث ۵ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے آقا
ی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ عزوجل کی رضا کے لئے ایک دن کا اعتکاف کرے تو اللہ عز
ں اس معتکف کو دوزخ سے تین خندقیں دور کردے گا جو لمبائی اور چوڑائی میں خافقین سے زیادہ
ادہ ہوں گی (خافقین آسمان وزمین کے درمیان فاصلہ کے برابر فاصلہ کو کہتے ہیں)

(الترغیب ج۲۔ص۹۶)

شرائط اعتکاف

۔ نیت : یعنی دل میں یہ پکا ارادہ ہو کہ میں مسجد میں اللہ عزوجل کی رضا کے لیے ٹھہرتا ہوں۔
)۔ مسلمان ہونا۔ (۳) عاقل ہونا۔ (۴) مرد کا جنابت سے اور عورت کا حیض ونفاس اور
ری ناپاکی سے پاک ہونا۔ بلوغ شرط نہیں نابالغ جو تمیز رکھتا ہے اگر بہ نیت اعتکاف مسجد میں
رے تو یہ اعتکاف درست ہے۔ (بہار شریعت ص ۱۴۷، ج ۵ بحوالہ ہندیہ وشامی)

نوٹ: آسانی اس میں ہے کہ مطلقاً ہر مسجد میں اعتکاف صحیح ہے اگرچہ وہ مسجد جماعت نہ ہو
وصاً اس زمانہ میں کہ (بہت سے ممالک میں) کئی مساجد میں امام ومؤذن مقرر نہیں ہے۔

(شامی ص ۴۲۹ ج ۴)

اقسام اعتکاف

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

(۱) **واجب** : کہ اعتکاف کی منت مانی یعنی زبان سے کہا محض دل میں ارادہ سے واجب نہ

ہوگا۔

(۲) **سُنت مؤکدہ** : کہ رمضان کے پورے آخری عشرہ (آخری دس دن) میں اعتکاف کیا جائے یعنی بیسویں رمضان کو سورج ڈوبنے سے قبل بہ نیت اعتکاف مسجد میں ہو۔ اور تیسویں کے غروب کے بعد یا انتیس کو سورج ڈوبنے کے بعد چاند کا ثبوت ہونے پر نکلے۔ اور یہ اعتکاف سنت کفایہ ہے کہ اگر گاؤں کے تمام لوگ یا مسجد سے متعلق تمام مسلمان چھوڑ دیں تو گنہگار ہونگے اور ایک بھی مسلمان کرے تو سب سے گناہ اتر جائے گا۔

(۳) اعتکاف واجب اور سنت کفایہ کے علاوہ جو اعتکاف ہے وہ نفل ومستحب ہے۔ اس کے لئے نہ روزہ شرط نہ کوئی خاص وقت کی قید بلکہ جب مسجد میں اعتکاف کی نیت کی جب تک مسجد میں ہے معتکف ہے اور جب مسجد سے چلا گیا اعتکاف ختم۔

(درمختار مع شامی ج۳، ص۴۳۰) (عالمگیری ج۱، ص۲۱۱)

اعتکاف کی افضل جگہ

سب سے افضل مسجد حرام شریف میں، پھر مسجد نبوی شریف میں، پھر مسجد اقصی میں، پھر اس میں جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو۔ (جوہرہ)

نوٹ: چونکہ عموماً لوگ رمضان شریف کے آخری عشرہ کا سنت اعتکاف کرتے ہیں اور منت والا اعتکاف بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے، لہٰذا ذیل میں سنت اعتکاف کی تفصیلات پیش کی جاتی ہیں۔ اگر کوئی اعتکاف کی منت مانے تو وہ بہار شریعت حصہ پنجم کا مطالعہ کرے۔

رمضان المبارک کے آخری دس دن کا اعتکاف سنت موکدہ کفایہ

رمضان شریف کے آخری عشرہ کا اعتکاف جس کو ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مواظبت

طور پر کیا چنانچہ ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے آقا ں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ وجل نے آپ کو وفاتِ ظاہری عطا فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد آپ کی ازواج ہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن اعتکاف کرتی رہیں۔ (صحیح بخاری ج۱،ص۱۶۴)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ آخری عشرہ کا اعتکاف کتنی پیاری سنت ہے جس کو ہمارے آقا ں اللہ علیہ وسلم (ہجرت کے بعد) اپنی زندگی کی آخری سانس تک ادا کرتے رہے۔ ہم عشاق کے ے تو اتنا ہی کافی ہے کہ یہ آپ کی پیاری اور محبوب سنت ہے، لہٰذا ہمیں بھی اپنی زندگی میں بار بار اس ں کرنا چاہیے۔

قارئین! اعتکاف سنت یعنی رمضان شریف کی آخری دس تاریخوں میں جو کیا جاتا ہے اس روزہ شرط ہے لہٰذا کوئی مریض یا مسافر بلا روزہ اعتکاف کرے تو سنت اعتکاف ادا نہ ہوگا بلکہ نفل ہوگا۔ یونہی ں تاریخ کو بعد نماز مغرب بلکہ بعد غروب آفتاب نیت اعتکاف کی تو بھی سنت مؤکدہ ادا نہ ہوگی یعنی دل اعتکاف کی نیت نہ ہو تب۔ اور دل میں اس طرح نیت کریں مگر زبان سے کہنا افضل ہے کہ میں اللہ عز ں کی رضا کے لیے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے سنت اعتکاف کی نیت کرتا ہوں۔ ایسے ہی جو رات اکیس یا پچیس یا ستائیس رمضان المبارک کو اعتکاف کرتے ہیں ان کا اعتکاف نفل ہوتا ہے نہ سنتِ مؤکدہ، کیونکہ سنت مؤکدہ میں آخری عشرہ کی قید ہے۔

اعتکاف میں بیٹھنے کی جگہ مسجد یا فنائے مسجد

اعتکاف کی شرط لبث فی المسجد مسجد میں ٹھہرنا ہے۔ مسجد سے مراد وہ مقدس جگہ ہے جو نماز و دت کے لئے مخصوص ہو خواہ وہ جماعت خانہ ہو یا نہ ہو۔ یہ شرط قرآن حکیم نے ذکر فرمائی ہے

''وانتم عاکفون فی المسٰجد'' عرف شرع میں مسجد کا اطلاق اسی معنی مذکور میں ہوتا ہے (مَوْضِعٌ اُعِدَّ لِلصَّلٰوۃ) جیسا کہ یہ حدیث رسول شاہد ہے۔ ترجمہ: تحقیق یہ مساجد پیشاب گندگی وغیرہ کیلئے نہیں ہیں بلکہ یہ اللہ عزوجل کا ذکر، نماز اور قرآن کی تلاوت کے لیے ہیں۔

(مسلم ص۳۸، ج۱)

اس لیے اعتکاف اس جگہ میں ہونا چاہیے جو نماز و عبادت کے لیے مخصوص ہو اور فنائے مسجد بعض احکام میں مسجد ہے اور بعض احکام میں خارج مسجد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں اذان اور غسل و وضو اور نماز جنازہ جائز ہے، اس لیے وہاں اعتکاف کے واسطے ٹھہرنا نہیں چاہیے، ہاں معتکف وہاں جانا چاہے تو جا سکتا ہے کہ بعض احکام میں وہ مسجد ہے، اور یہی وجہ ہے کہ اسے دُکان بنانا جائز نہیں بلکہ مصالح مسجد کے سوا کسی دوسری غرض میں استعمال کرنا ہی ناروا ہے اور یہ سب مسجد کے احکام ہیں۔ اس حیثیت سے معتکف وہاں جا سکتا ہے۔ وہاں جانے کا جواز الگ ہے اور وہاں اعتکاف کیلئے (مع بستر) ٹھہرنا الگ بات ہے۔ دونوں میں فرق ہے، عکوف یعنی ٹھہرنے کے لیے تمام احکام میں مسجد ہونا چاہیے اور جواز کے لیے بعض احکام میں مسجد ہونا کافی ہے:

(بحوالہ فتاویٰ مفتی محمد نظام الدین قلمی ص۲) تحریر کردہ ۲۷ ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ)

مذکورہ بالا عبارات سے معلوم ہوا کہ معتکف مسجد ہی میں بیٹھے ہاں فنائے مسجد میں بلا حاجت طبعی و شرعی گیا تو اعتکاف ٹوٹے گا نہیں۔

اعتکاف کے مستحبات

(۱) اعتکاف میں نیکی والی اچھی گفتگو کرنا، (۲) آخری عشرہ کا پورا اعتکاف کرنا بلا وجہ شرعی چھوڑ نہ دینا، (۳) جامع مسجد میں ہونا۔ (۴) تلاوت، درود پاک کے ذکر و اذکار اور دینی کتب واقعات صالحین کے پڑھنے اور مطالعے میں اپنے آپ کو مصروف رکھنا۔ (۵) استغفار،

...جات ،نوافل ، قضائے عمری پڑھنا ادا کرنا۔(۶) شب قدر کی تلاش میں طاق راتوں میں جاگ کر
...دت کرنا۔ دوسرے معتکفین سے حسن سلوک اوران کا تعاون کرنا۔

(عالمگیری ج۱،ص۲۱۴۔فتح القدیر)

اعتکاف کے مباحات

...) معتکف مسجد میں کھائے، پیئے وہیں سوئے، لیٹے آرام کرے یہ تمام باتیں اس کے لئے جائز ...۔مگر آداب مسجد کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ آداب مسجد بہار شریعت حصہ سوم سے معلوم کرلیں۔

...) معتکف کھانے پینے کی چیزیں رکھ سکتا ہے جبکہ بہت جگہ نہ گھیرے۔

...) کھانے پینے کی یا کوئی ضرورت کی چیز خریدنی ہوتو اس چیز کو دیکھنے کیلئے مسجد میں منگا سکتا ہے ...ہ کوئی خراب چیز نہ آجائے۔

...) معتکف لباس بدل سکتا ہے خوشبو، تیل لگا سکتا ہے۔ کنگھی کرسکتا ہے۔

...) معتکف حالت اعتکاف میں مسجد میں نکاح کرسکتا ہے۔

...) ناخن کترنا، مونچھ پست کرنا، خط بنانا درست ہے۔ مگر مسجد کی صفائی کا خیال رکھے۔

...) جائز باتیں کرسکتا ہے، گناہوں بھری باتیں کرنے سے خاموش رہنا افضل ہے۔

(شامی ج۳،ص۴۴۰تا۴۴۲۔ودیگر کتب فقہ)

...) گھر والوں سے بذریعہ موبائل جائز بات کرسکتا ہے۔

...سجد کی حدود میں معتکف کہاں جاسکتا ہے اور کہاں نہیں جاسکتا

معتکف اپنا زیادہ تر وقت مسجد میں ہی گزارے مگر وہ بغیر حاجت شرعی وطبعی اگر فنائے مسجد ...ں چلا جائے مثلاً کھانے کے بعد چند قدم چلنا وغیرہ تو اس کے لیے اجازت ہے۔ اب سوال یہ ہے

کہ فنائے مسجد کیا چیز ہے تو حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی قدس سرہ فرماتے ہیں: فنائے مسجد جو جگہ مسجد سے باہر اس سے ملحق ضروریات مسجد کے لیے ہے مثلاً جوتا اتارنے کی جگہ اور غسل خانہ، پیشاب خانہ، وضو خانہ وغیرہ۔ آگے تحریر کرتے ہیں۔ ان جگہوں میں جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ فنائے مسجد اس معاملہ میں مسجد کے حکم میں ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ ج۱،ص۳۹۹) فتح القدیر میں ہے ''اَنَّ فَنَاءَ المسجدِ له حكم المسجد فى بعض الاشياء '' فنائے مسجد بعض معاملات میں مسجد کے حکم میں ہے (فتح القدیر ج۵،ص۹۰) اور اعتکاف کا شمار ان میں ہوتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ معتکف غسل خانہ، پیشاب خانہ، وضو خانہ یا مدرسہ جو مسجد کے ساتھ ایک ہی دیوار کے ذریعہ بنایا گیا اور بیچ میں راستہ فاصل نہ ہو تو ان جگہوں پر بلا حاجت شرعی وطبعی جا سکتا ہے۔

امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں: بلکہ جب وہ مدارس متعلق مسجد حدود مسجد کے اندر ہیں۔ ان میں راستہ فاصل نہیں۔ (جو ان مدارس کو مسجد کی چار دیواری سے جدا کردے صرف ایک فصیل (دیوار) سے صحنوں کا امتیاز کردیا ہے تو ان میں جانا مسجد سے باہر جانا ہی نہیں یہاں تک کہ ایسی جگہ معتکف کا جانا جائز کہ وہ گویا مسجد ہی کا ایک قطعہ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ص۴۷،۴۶،ج۳)

شامی میں ہے اگر معتکف منارہ پر چڑھا تو بالاتفاق اس کا اعتکاف فاسد نہ ہوگا کیونکہ (اس معاملہ میں) منارہ مسجد کا حصہ ہے۔ (شامی ج۲،ص۴۴۶) ہاں اگر منارہ پر جانے کا راستہ باہر سے ہو تو اب صرف اذان دینے کے لیے جاسکتا ہے۔

معتکف کے مسجد سے باہر نکلنے کی صورتیں

صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں: معتکف کو مسجد سے نکلنے کے

ذر ہیں۔ایک حاجت طبعی کہ مسجد میں پوری نہ ہوسکے جیسے پاخانہ، پیشاب، استنجا، وضواور غسل کی ورت ہوتو غسل۔مگر غسل و وضو میں یہ شرط ہے کہ مسجد میں نہ ہوسکیں، یعنی کوئی ایسی چیز نہ ہوجس وضو و غسل کا پانی لے سکے اس طرح کہ مسجد میں پانی کی کوئی بوند نہ گرے کہ وضو و غسل کا پانی مسجد گرانا ناجائز ہے۔اورلگن وغیرہ موجودہ ہوکہ اس میں وضواس طرح کرسکتا ہے کہ کوئی چھینٹ مسجد نہ گرے تو وضو کے لئے مسجد سے نکلنا جائز نہیں۔نکلے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔

یوں ہی اگر مسجد میں وضو و غسل کے لئے جگہ بنی ہو یا حوض ہو تو باہر جانے کی اجازت نہیں۔

دوم حاجت شرعی۔مثلاً عید یا جمعہ کے لئے جانا یا اذان کہنے کے لئے منارہ پر جانا جبکہ منارہ انے کے لیے باہر ہی سے راستہ ہواور اگر منارہ کا راستہ اندر سے ہوتو غیر مؤذن بھی منارہ پر جاسکتا مؤذن کی تخصیص نہیں۔ (بہار شریعت ج۵،ص۵۲۴۔مکتبہ علمیہ دعوت اسلامی)

اگر فنائے مسجد میں استنجاء وغسل خانہ نہ ہواور قضائے حاجت کے لیے یا فرض غسل کے لئے جائے تو مندرجہ ذیل چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ردالمختار و عالمگیری میں ہے۔قضائے ت کو گیا تو طہارت کر کے فوراً چلا آئے ٹھہرنے کی اجازت نہیں اور اگر معتکف کا مکان مسجد سے ہے اور اس کے دوست کا مکان قریب ہے تو یہ ضرور نہیں کہ دوست کے یہاں قضائے حاجت کو ئے بلکہ اپنے مکان پر ہی جاسکتا ہے اور اگر اس کے خود دو مکان ہیں ایک نزدیک دوسرا دور تو یک والے مکان میں جائے کہ بعض مشائخ فرماتے ہیں دور والے میں جائے گا تو اعتکاف فاسد جائے گا۔ (ردالمحتار ج۳،ص۵۰۱۔ہندیہ ج۱،ص۲۱۲)

اگر معتکف کو جمعہ کے لیے مسجد سے دوسری مسجد جانا پڑے کہ اس مسجد میں جمعہ قائم نہ ہوتا ہو تو ن باتوں کا خیال ضرور رکھے۔

بہار شریعت میں ردالمختار کے حوالے سے ہے جمعہ اگر قریب کی مسجد میں ہوتا ہے تو آفتاب لنے کے بعد اس وقت جائے کہ اذان ثانی سے پہلے سنتیں پڑھ لے اور اگر مسجد دُور ہو تو آفتاب

ڈھلنے سے پہلے بھی جاسکتا ہے۔مگر اس انداز سے جائے کہ اذانِ ثانی کے پہلے سنتیں پڑھ سکے زیادہ پہلے نہ جائے۔اور یہ بات اس کی رائے پر ہے جب اس کی سمجھ میں آجائے کہ پہنچنے کے بعد صرف سنتوں کا وقت باقی رہے گا چلا جائے اور فرض جمعہ کے بعد چار یا چھ رکعتیں سنتوں کی پڑھ کر چلا آئے۔اور اگر پچھلی سنتوں کے بعد واپس نہ آیا وہیں جامع میں ٹھہرا رہا اگرچہ ایک دن رات تک وہیں رہ گیا یا اپنا اعتکاف وہیں پورا کیا تو بھی وہ اعتکاف فاسد نہ ہوا مگر یہ مکروہ ہے کراہت تنزیہی۔ (ردالمحتار ج۳،ص۵۰۲)

خیال رہے کہ معتکف جس مسجد محلّہ میں اعتکاف میں بیٹھا ہے اور وہاں کسی وجہ سے جماعت نہ ہوتی ہو تو جماعت کے لیے دوسری مسجد میں جانے کی اجازت نہیں۔

جدالممتار میں ہے لانہ لا یخرج من مسجد حیة لاقامة الجماعة لما صرحوا من ان مسجد المحلة لو عطلت فالافضل الصلوٰة فيه منفرداً لما فيه من قضاء حق المسجد (ج۳،ص۲۹۱) فقہا فرماتے ہیں کہ اگر مسجد محلّہ معطل ہوجائے تو اس میں اکیلے نماز پڑھنا افضل ہے اس لئے کہ یہ مسجد کا حق ادا کرنا ہے، لہٰذا اس علت کی وجہ سے وہاں معتکف تنہا نماز پڑھے کہ یہ حق مسجد کی ادائیگی ہے دوسری مسجد میں جماعت کے لئے نہ جائے۔

سوالات وجوابات

سوال: کیا معتکف تراویح پڑھانے دوسری مسجد میں جاسکتا ہے؟

جواب: حضرت مفتی ہاشم مدظلہ العالی تحریر کرتے ہیں معتکف تراویح پڑھانے مسجد سے باہر نہیں جاسکتا کیونکہ یہ حاجت طبعی وشرعی میں شامل نہیں۔

(احکام تراویح مع اعتکاف ص۱۵۲ ملخصا)

ل: اگر وہ مسجد معاذ اللہ عزوجل گر گئی یا کسی نے مجبور کر کے وہاں سے نکال دیا تو کیا حکم ہے؟

ب: اگر معتکف فوراً دوسری مسجد میں چلا گیا تو اعتکاف نہ ٹوٹے گا۔ اسی طرح اپنی جان یا مال کا ف ہوا اور وہ مسجد سے نکلا تو اعتکاف نہ ٹوٹے گا۔

(ہندیہ ج۱،ص۲۱۲)

ل: کیا سنت اعتکاف میں معتکف کسی ڈوبتے، جلتے شخص کو بچانے کیلئے یا عیادت مریض یا نماز زہ کے لیے اگر چہ کوئی پڑھانے والا نہ ہو نکل سکتا ہے؟

اب: ان تمام صورتوں میں وہ مسجد سے یا فنائے مسجد سے باہر ہوگا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(ہندیہ ج۱،ص۲۱۲)

مشورہ: معتکفین سے گزارش ہے کہ انسانی جان بچانا بہت بڑا ثواب ہے، لہٰذا اگر آپ کسی جان بچانے کے لیے اعتکاف توڑیں گے تو بعد میں قضا کرلیں مگر انسانی جان بچانے کی ضرور ش کریں۔

جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کی سفارش کی خاطر اعتکاف توڑ تھا اور آپ نے فرمایا کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کی حاجت ئی کے لیے چلے اور اس کو پورا کردے تو یہ دس سال کے اعتکاف سے افضل ہے۔

(شعب الایمان ج۳،ص۴۲۴۔ملخصاً)

لہٰذا اگر آپ کے سامنے کوئی ڈوب رہا ہو یا جل رہا ہو یا کسی طرح مر رہا ہو اور آپ اس کو نے کا سبب بن سکتے ہیں تو آپ کو کوشش کرنی چاہیے۔

ل: اگر معتکف کو مسجد کے باہر جبکہ وہ حاجت طبعی یا شرعی کے لیے گیا اور قرض خواہ نے روک لیا تو حکم ہے؟

ب: تھوڑی دیر کے لیے بھی اگر اس کو قرض خواہ نے روک لیا اور یہ رک گیا تو اعتکاف فاسد

ہو جائے گا۔ (ہندیہ ج۱،ص۲۱۲)

سوال: معتکف نے بیوی سے جماع یا بوس و کنار کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: معتکف کا وطی کرنا اور عورت کا بوسہ لینا یا چھونا یا گلے لگانا حرام ہے، جماع سے بہر حال اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ خیال جمانے یا نظر کرنے سے انزال ہو تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ احتلام سے اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ بوسہ لینے چھونے گلے لگانے میں انزال ہو تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (ہندیہ ج۱،ص۲۱۳)

سوال: اگر معتکف نے دن میں بھول کر کھالیا یا پی لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: بھول کر کھانے یا پینے سے جب روزہ نہ ٹوٹا تو اعتکاف بھی نہ ٹوٹا۔

سوال: کیا لڑائی غیبت وغیرہ سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: گالی گلوچ، لڑائی، جھگڑا، غیبت، چغلخوری، جھوٹ، فضول گفتگو سے اعتکاف بے نور ہوتا ہے۔ (ہندیہ وغیرہ ص۲۱۳)

سوال: اگر معتکف نے حرام مال یا نشے والی چیز رات میں کھائی یا پی لی تو کیا حکم ہے؟

جواب: معتکف نے حرام مال یا نشہ والی چیز کھائی یا پی لی رات میں تو اعتکاف فاسد نہ ہوا مگر اس سے اس پر توبہ فرض ہے فوراً توبہ کرے۔ (ہندیہ ص۲۱۳)

سوال: اگر معتکف بے ہوش ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بے ہوشی اتنی لمبی ہو کہ روزہ نہ رکھ سکے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (حوالہ سابق) ہاں قضا کرنی پڑے گی۔

سوال: کیا معتکف کھانے اور پینے کے لیے مسجد یا فنائے مسجد سے باہر جا سکتا ہے؟

جواب: مسجد ہی میں کھائے پیے ان امور کے لیے باہر جائے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(تبیین الحقائق ج۲،ص۲۲۹)

ل: اگر کوئی کھانا لانے والا نہیں تو کیا باہر جا سکتا ہے؟

اب: معتکف کھانا لانے گھر جا سکتا ہے جبکہ کوئی لانے والا نہ ہو وہاں کھانا مسجد میں لا کر کھائے۔

(بحرالرائق ج ۲، ص ۵۳۰)

ل: کیا اپنا علاج کرانے مسجد یا فنائے مسجد کے باہر جا سکتا ہے؟

اب: مرض کے علاج کے لیے باہر جانے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(شامی ج ۳، ص ۴۳۸)

ل: کیا معتکف مسجد میں ریح خارج کر سکتا ہے؟

ب: کر سکتا ہے جبکہ ریح میں بد بو نہ ہو۔

ل: کیا معتکف فرض غسل کے علاوہ مثلاً جمعہ کے دن یا ٹھنڈک کے لیے غسل کر سکتا ہے؟ اور ئے مسجد میں جنازہ پڑھ سکتا ہے؟

ب: اگر غسل خانہ فنائے مسجد میں ہو تو کر سکتا ہے ہاں اس کے لیے مسجد یا فنائے مسجد سے باہر نہیں لکتا۔ (احکام تراویح و اعتکاف ص ۱۴۵) نیز فنائے مسجد میں نماز جنازہ ہو تو اس میں بھی شرکت سکتا ہے۔ مفتی ہاشم عطاری۔

ل: کیا معتکف مسجد کی چھت پر جا سکتا ہے؟

ب: بلا ضرورت مسجد کی چھت پر چڑھنا مکروہ ہے مگر معتکف چھت پر جائے تو اعتکاف فاسد نہ ا۔

(فتاویٰ ہندیہ ج ۲، ص ۳۲۲)

ہاں چھت پر جانے کا راستہ مسجد سے باہر ہو تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

ل: واجب و سنت اعتکاف میں بلا حاجت طبعی و شرعی معتکف قصداً یا بھول کر مسجد سے باہر ہو گیا تو حکم ہے؟

ب: اعتکاف واجب و سنت میں بلا عذر مسجد سے بھول کر یا قصداً نکلے تو اعتکاف فاسد ہو جائے

گا۔ (ہندیہ ج ۲، ص ۲۱۲)

سوال: اجتماعی اعتکاف کرنا درست ہے؟

جواب: جائز ہے چنانچہ میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھ جو اعتکاف کرنا چاہے وہ آخری عشرے کا اعتکاف کرے، اس کے عدم جواز پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

(بخاری شریف ج ۳ ص ۴۸)

سوال: کیا معتکفین کا پردہ لگانا ضروری ہے؟

جواب: پردہ ضروری نہیں ہے مگر اگر مسجد میں گنجائش ہو تو پردے لگانے میں حرج نہیں ہے اس سے بھی اعتکاف میں یکسوئی پیدا ہوتی ہے۔

(وقار الفتاویٰ ج ۲، ص ۴۳۸ ملخصاً)

سوال: عربی میں معتکف کس طرح نیت کرے؟

جواب: واجب اعتکاف ''نَوَیْتُ اعتکاف الواجب'' سنت اعتکاف ''نویت اعتکاف سنۃ الکفایۃ فی رمضان''۔ نفل اعتکاف ''نویت اعتکاف النفل''

سوال: حالت اعتکاف میں موبائل فون اور لیپ ٹوپ وغیرہ کا استعمال کیسا ہے؟

جواب: چند شرائط کے ساتھ اجازت ہے۔ (۱) موبائل کی بیل گانے یا باجے پر مشتمل نہ ہو (۲) فضول گفتگو نہ کرے (۳) اس کی گفتگو سے دوسرے حضرات کی عبادات میں فرق نہ پڑے۔ اور دوسرے آلات سے نعت سننا یا دین کے کام کرنا درست ہے ہاں غیر اسلامی یا فضول چیزوں کے لیے ان کا استعمال درست نہیں ہے۔

سوال: مسجد سے نکلنا اس کا صحیح مفہوم کیا ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ پاؤں مسجد سے اس طرح باہر نکل جائیں کہ اسے عرفاً مسجد سے نکلنا کہا جا سکے۔ صرف سر مسجد سے باہر نکالا تو اس سے اعتکاف نہ ٹوٹے گا۔

ل: اگر کسی نے روزہ توڑ دیا یا ٹوٹ گیا مثلاً دوران وضو روزہ یاد ہوتے کلی کرنے میں پانی حلق ے نیچے چلا گیا تو کیا حکم ہے؟

ب: چونکہ اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے اس لیے روزہ توڑ دینے یا ٹوٹ جانے کی صورت میں کاف ٹوٹ جائے گا، چاہے روزہ کسی عذر ہی کی وجہ سے کیوں نہ توڑا ہو۔

(عامہ کتب فقہ)

ل: کیا دوران اعتکاف خاموش رہنا عبادت ہے؟

ب: دوران اعتکاف فضول گوئی اور ناجائز باتوں سے بچنا از حد ضروری ہے مگر دینی باتیں یا ورت کی گفتگو منع نہیں۔ ہاں خاموشی کو عبادت سمجھ کر چپ رہنا مکروہ تحریمی ہے۔

(درمختار ج۳، ص۴۴۱)

عورتوں کا اعتکاف

ل: کیا عورتیں موجودہ دور میں مسجد میں اعتکاف کر سکتی ہیں؟

ب: اس زمانہ میں عورتوں کو مسجد میں اعتکاف مکروہ ہے۔

(درمختار ج۲، ص۴۴۱)

ل: پھر عورتیں کہاں اعتکاف کریں؟

ب: عورتیں اپنے گھر ہی میں اعتکاف کریں۔ مگر اس جگہ جو انہوں نے نماز پڑھنے کے لیے مقرر ر کھی ہے جسے مسجد بیت کہتے ہیں۔ اور عورتوں کے لیے یہ مستحب ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لیے ئی جگہ مقرر کر لیں اور اس جگہ کو پاک صاف رکھیں۔

درمختار میں ہے" لَبْثُ امرأۃ فی مسجد بیتها "عورت کا مسجد بیت میں ٹھہرنا کاف ہے۔

(درمختار ج۲، ص۴۴۱)

سوال: اگر عورت نے نماز کے لیے کوئی جگہ مقرر نہ کی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر عورت نے نماز کے لیے کوئی جگہ مقرر نہیں کر رکھی ہے تو گھر میں اعتکاف نہیں کر سکتی۔ البتہ اگر اس وقت یعنی جب کہ اعتکاف کا ارادہ کیا کسی جگہ کو نماز کے لیے خاص کر لیا تو اس جگہ اعتکاف کر سکتی ہے۔ ردالمحتار میں ہے "اگر عورت نے ارادۂ اعتکاف کے وقت نماز کے لیے کوئی جگہ تیار کر لی تو اس کا اعتکاف صحیح ہو جائے گا۔

سوال: عورت کا مسجد بیت سے نکلنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: بہار شریعت میں ہے 'عورت نے مسجد بیت میں اعتکاف واجب یا سنت کیا تو بغیر عذر وہاں سے نہیں نکل سکتی۔ اگر وہاں سے نکلی اگرچہ گھر ہی میں رہی اعتکاف جاتا رہا۔

(بہار شریعت ج۵، ص۱۰۲۳)

سوال: عورت کس کس حاجت سے مسجد بیت سے نکل سکتی ہے؟

جواب: عورت صرف حاجتِ طبعی یعنی وضو، استنجا، پاخانہ وغیرہ کے لیے مسجد بیت سے نکل سکتی ہے۔ کیونکہ حاجت شرعی جمعہ و جماعت اس زمانہ میں عورت کے لیے نہیں ہے۔

(عامہ کتب فقہیہ)

سوال: گھر میں ایک واش روم قریب ہے اور ایک دور تو کیا دور والے واش روم جا سکتی ہے۔

جواب: بلاعذر قریب والا واش روم چھوڑ کر دور والے واش روم میں نہ جائے۔

(فتاویٰ ہندیہ ج۱، ص۲۱۲)

سوال: اگر خاتون بھول کر مسجد بیت سے نکل جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

سوال: کیا اعتکاف مسنون میں عورت شوہر کی اجازت لے؟

جواب: جی شوہر کی اجازت سے اعتکاف میں بیٹھے۔

ل: کیا شوہر اجازت دے کر روک سکتا ہے؟

ب: اجازت کے بعد شوہر روک نہیں سکتا۔ (ہندیہ ج ۱، ص ۲۱۲)

ل: حالت اعتکاف میں حیض آجائے تو کیا حکم ہے؟

ب: اعتکاف ٹوٹ جائے گا قضا کرے۔ (بدائع ج ۲، ص ۲۸۷)

ل: کیا عورت نفل اعتکاف کرسکتی ہے؟

ب: کرسکتی ہے جب بھی مسجد بیت میں جائے نیت اعتکاف کرلے پھر باہر نکلتے ہی اعتکاف ختم
جائے گا، لہٰذا ۲۳/۲۱ یا ۲۵/ یا ۲۷/رمضان المبارک کو جو عورتیں اعتکاف کرتی ہیں مسجد بیت میں ان کا
کاف نفل ہوگا۔ ان پر وہ پابندی نہیں جو سنت یا واجب اعتکاف میں ہے۔

ل: کیا عورت مسجد بیت میں بلا حاجت ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ میں جاسکتی ہے؟

ب: فتاویٰ نظامیہ میں ہے ہاں وہ پورے کمرے میں بغیر کسی حاجت شرعی وطبعی کے چل پھر سکتی
کہ وہ پورا کمرہ اس کے لیے مسجد کے حکم میں ہے۔ جیسے مرد معتکف ہو تو پوری مسجد میں جہاں چاہے آ
سکتا ہے، رہ سکتا ہے ویسے ہی یہ عورت بھی پورے کمرے میں آجاسکتی ہے جہاں چاہے رہ سکتی ہے، مگر
تکاف صرف اس کمرے میں کرسکتی ہے جو نماز کیلئے مخصوص ہو۔

(قلمی فتویٰ حضرت مفتی نظام الدین دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور)

تاریخ ۲۷/۴/۲۰۱۱۔ سائل: راقم الحروف

ل: اگر گھر کوئی کھانا پکانے والا نہ ہو نہ ہی باہر سے کوئی لانے والا ہو تو کیا عورت حالت اعتکاف
کھانا پکا سکتی ہے؟

ب: فتاویٰ نظامیہ قلمی میں ہے: گھر میں سوائے اعتکاف والی عورت کے کوئی کھانا پکانے والا نہیں
یہ نہ پکائے تو بھوکی رہ جائے تو اسے اپنے اعتکاف خانے میں رہ کر کھانا پکانے کی اجازت ہے خواہ
نا اعتکاف خانہ میں پکے یا اس کے باہر۔ اور اگر کسی ذریعہ سے اس کے کھانے کا انتظام ہو سکے مثلاً

کوئی باہر سے لادے تو اسے کھانا پکانا مکروہ ہوگا کہ حالت اعتکاف میں بلا حاجت شرعیہ امور دنیا میں اشتغال نامناسب۔ کچھ جزئیات فقہیہ کے بعد ہے: جب اپنی یا اپنے بال بچوں کی حاجت کے لیے عقد بیع اور اکل وشرب وغیرہ جائز ہے تو اسی درجے کی حاجت کی بنا پر کھانا پکانا بھی جائز ہوگا مگر اس کے لیے مسجد بیت سے نکلنے کی اجازت نہیں، ہاں اگر عورت مسجد بیت میں رہتے ہوئے کھانا نہ پکا سکے کیوں کہ وہاں جگہ کی تنگی یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے یہ کام ممکن نہ ہو اور مسجد بیت سے نکلنے کی واقعی حاجت پائی جائے تو کچن میں بقدر حاجت جانے اور رکنے کی بھی اجازت ہوگی اور یہ لحاظ ضروری ہوگا کہ قدر حاجت سے زیادہ ہرگز نہ رکے۔

مردوں کے بارے حضور سراج الفقہاء مدظلہ العالی تحریر کرتے ہیں:

کھانے کا انتظام نہ ہو بس یہی ایک صورت ہو کہ کھانا پکائے اور مسجد دھواں بدبو وغیرہ کی آلودگی سے محفوظ رہے تو کھانا پکانے کی اجازت ہوسکتی ہے مگر ایسی مجبوری نادر ہے اور ان شرائط کی رعایت دشوار۔ شریعت ہر گام پر رہنمائی کرسکتی ہے مگر اس طرح کا دروازہ نہ کھولا جائے تو مناسب۔

(ملخصاً فتاویٰ قلمی مفتی نظام الدین الرضوی جامعہ اشرفیہ)

تاریخ: ۲۴/۱۱/۱۱ مطابق ۲۷/ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ۔ سائل: راقم الحروف

سنت اعتکاف ٹوٹ جائے یا کوئی قصداً توڑ دے تو اس کی قضا کا حکم

سوال: اگر کسی نے سنت اعتکاف علی وجہ الکفایہ اعتکاف کیا اور اس کو توڑ دیا یا بلا قصد ٹوٹ گیا تو کتنے ایام قضا کرے؟

ب: فیضان اعتکاف میں ہے: رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف کیا اور کسی وجہ سے ٹ گیا تو دس دن کی قضا کرنا ضروری نہیں۔ آپ کے ذمہ صرف اس ایک دن کی قضا ہے جس دن کاف ٹوٹا ہے۔ اگر ماہ رمضان کے دن ابھی باقی ہیں تو ان میں بھی قضا ہوسکتی ہے۔ اگر ماہ مبارک ر گیا ہے تو ان پانچ ایام عید الفطر اور ذوالحجہ کی دسویں تا تیرھویں کے علاوہ کسی دن غروب آفتاب ے قبل مسجد میں بنیت قضائے اعتکاف داخل ہوں۔ اور وہ رات اور آنے والے دن روزہ رکھ کر مسجد گزاریں اور دوسرے روز غروب آفتاب کے بعد مسجد سے نکلیں۔ (فیضان اعتکاف ص۴۲۱)

ل: اگر عورت کو دوران اعتکاف حیض آجائے یا کسی وجہ سے اعتکاف ٹوٹ جائے تو کیا کرے؟

ب: عورت بھی سنت اعتکاف میں صرف ایک دن کی قضا کرے مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق ہاں ت یہ قضا مسجد بیت میں کرے۔

اسرار اعتکاف

اعتکاف فوائد رمضان و مقاصد رمضان کی تکمیل کے لئے ہے۔ اگر روزہ دار کو رمضان ارک کے پہلے حصے میں وہ سکون قلب، جمعیت باطنی، فکر وخیال کی مرکزیت، اللہ عزوجل کی بارگاہ ، کمال متوجہ ہونا، اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پلٹ کر آنے کی حقیقت اور اس کے درِ رحمت پر پڑے ہنے کی سعادت حاصل نہیں ہوسکتی تو اس اعتکاف کے ذریعہ بندہ اس کا تدارک کرسکتا ہے۔ حضرت ولی اللہ قدس سرہ تحریر کرتے ہیں "چونکہ مسجد میں اعتکاف جمعیت خاطر، صفائی قلب، ملائکہ سے ر اور شب قدر کے حصول کا ذریعہ، نیز طاعت وعبادت کا بہترین موقع ہے اس لیے رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو آخری عشرہ میں رکھا ہے اور اپنی امت کے محسنین وصالحین کے لیے اس کو ت قرار دیا ہے۔

(حجۃ اللہ البالغہ ج۲،ص۴۲)

قارئین! اعتکاف کی روح اور اس سے مقصود یہ ہے کہ قلب اللہ تعالیٰ کی ساتھ وابستہ ہو۔ اور حق کے ساتھ مشغولیت کی نعمت میسر آئے اور یہ حال ہوجائے کہ تمام افکار وترددات اور ہموم ووساوس کی جگہ اللہ عزوجل کا ذکر اور اس کی محبت لے لے۔ ہر فکر اس کی مرضی میں ڈھل جائے اور ہر احساس وخیال اس کے ذکر اور اس کے قرب کے حصول کی کوشش کے ساتھ ہم آہنگ ہوجائے۔ مخلوق سے وحشت اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں انس حاصل ہو اور قبر کی وحشت میں جب کوئی اس کا غمخوار نہ ہوگا یہ انس اس کا زادِ سفر بنے۔ یہ ہے مقصد اعتکاف۔ کاش ہمیں یہ نصیب ہو۔

اسی مقصد کو پانے کے لیے اور اس عظیم سنت کو ادا کرنے کے لیے ہمارے اکابر واسلاف اس پر کاربند رہے۔ ذیل میں کچھ بزرگوں کے اعتکاف کا ذکر ہوتا ہے۔

امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے بارے میں حیات اعلیٰ حضرت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضور بحالت اعتکاف اپنی مسجد میں مقیم تھے۔ رات کا وقت، جاڑے کا زمانہ اور اس وقت دیر سے سخت بارش مسلسل ہورہی تھی۔ حضور کو نماز عشا کے لیے وضو کرنے کی فکر ہوئی کہ پانی تو موجود مگر بارش میں کس جگہ بیٹھ کر وضو کیا جائے۔ بالآخر مسجد کے اندر لحاف گدے کی چار تہہ کر کے اس پر وضو کیا اور ایک قطرہ بھی مسجد کے فرش پہ نہ گرنے دیا اور پوری رات جاڑوں کی اور اس پر بادوباراں (ہواوبارش) کا طوفان یونہی جاگ کر ٹھٹھر ٹھٹھر کر کاٹ دی۔

(حیات اعلیٰ حضرت ج۱،ص۷۱ـ۲۷۲)

حضرت علامہ محقق عصر محمد احمد مصباحی تحریر فرماتے ہیں:

حاجی کفایت اللہ صاحب نے مسجد میں لالٹین میں ارنڈی کا تیل بھر کر جلایا تو میرے امام قدس سرہ نے فرمایا حاجی صاحب اسے باہر کیجیے ورنہ لوگوں کو بتاتے رہیے کہ اس میں مٹی کا تیل نہیں ہے ارنڈی کا تیل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو شبہہ ہوسکتا تھا کہ اس میں مٹی کا تیل جو بدبودار ہوتا ہے مسجد میں جلانا درست نہیں ہے وہ ہے اس لئے اس کو باہر کروانے کا حکم کیا۔ اس سے

وم ہوا کہ آپ آداب مسجد کا کتنا خیال رکھتے تھے۔اور آخر میں حاجی صاحب نے باہر کر دیا۔

(امام احمد رضا وتصوف ص۶۴ ملخصاً)

اسی کتاب کے ص۵۹ پر حضرت علامہ خیر الاذکیاء تحریر فرماتے ہیں:

رمضان میں بعد افطار صرف پان کھالیتے اور سحری کے وقت ایک چھوٹے سے پیالہ میں ینی تناول فرماتے۔زمانۂ اعتکاف میں ایک دن ملازم بچہ دو گھنٹے کی تاخیر سے پان لے کر آیا۔ رت نے اس کو ایک چپت مار کر فرمایا اتنی دیر میں لایا۔اس ایک چپت مارنے پر انہیں رات بھر فکر ی۔آخر سحر کے وقت اسے بلوایا اور فرمایا کہ رات جو تاخیر ہوئی اس میں تمہارا قصور نہ تھا۔بھیجنے والے کوتاہی تھی مجھ سے غلطی ہوئی کہ تمہیں چپت ماری اب تم میرے سر پر چپت مارو۔ٹوپی اتار کر اصرار تے رہے۔بچہ دم بخود کانپنے لگا۔ہاتھ جوڑ کر عرض کیا: حضور میں نے معاف کیا فرمایا تم نابالغ ہو یں معاف کرنے کا حق نہیں، چپت مارو۔پھر اپنا بکس منگوا کر مٹھی بھر کر پیسے نکالے اور فرمایا یہ پیسے ودوں گا تم چپت مارو۔آخر خود اس کا ہاتھ پکڑ کر بہت سی چپتیں اپنے سر پر لگائیں اور پھر اسے پیسے ے کر رخصت کیا۔اس سے معلوم ہوا کہ آپ روحانیت کو مزید تازہ کرنے کے لیے کس قدر رمضان ارک میں قلت غذا سے کام لیتے نیز حقوق العباد کی کتنی اہمیت تھی آپ کی نگاہ میں۔حیات اعلیٰ رت میں ہے: البتہ موسم سرما میں عصر مغرب کے درمیان مسجد ہی میں رہتے تمام حاضرین بھی کاف کے ساتھ مسجد شریف ہی میں حاضر خدمت رہتے اور وہیں تعلیم وتلقین کا سلسلہ جاری رہا تا۔اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے امام کو اعتکاف کی عبادت سے کتنا پیار تھا۔

ماہنامہ پیغام شریعت دہلی میں ہے:

دراصل رمضان ۱۳۹۵ھ کی تعطیل میں حضرت بحر العلوم مفتی عبد المنان صاحب علیہ الرحمہ ب اشرفیہ میں زیر تعلیم تھے، اسی مقصد سے گھوسی پہنچے بڑی مشکل سے حضور الصدر الشریعہ قدس سرہ کو کے لیے راضی کیا (کہ آپ اپنی سوانح لکھوائیں) حالات قلم بند کرنا شروع کیے کوئی دس روز تک

یہ سلسلہ جاری رہا ابھی قیام اجمیر شریف تک کے حالات لکھے جا سکے تھے کہ ۲۰؍رمضان المبارک کی تاریخ آ گئی اور حضرت اعتکاف میں چلے گئے اور فرمایا: میاں اب خداعزوجل کے گھر میں وہ بھی حالت اعتکاف میں اپنا ذکر اپنے ہی منہ سے اچھا نہیں لگتا۔

(ماہنامہ پیغام شریعت ص۱۵، اگست ۲۰۱۶ء)

حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی قدس سرہ کی سوانح کی دوسری کتب سے پتہ چلتا ہے کہ آپ آخری عشرہ کا اعتکاف کیا کرتے تھے اور اس میں بہار شریعت کی تصنیف بھی فرماتے تھے۔

مضامین بحر العلوم میں ہے: حضرت مفتی عبد المنان صاحب علیہ الرحمہ رمضان المبارک میں حضور مجاہد ملت حضرت علامہ حبیب الرحمٰن قدس سرہ کی بارگاہ میں آپ کی زندگی کے حالات لکھنے کے لیے دھام نگر حاضر ہوئے، اس وقت مجاہد ملت قدس سرہ اعتکاف میں تھے۔میں نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور میں آپ کے حالات تحریر کرنا چاہتا ہوں تو آپ میری اس درخواست پر بے اختیار رونے لگے اور فرمایا: میں ایک بے حقیقت انسان میرے حالات لکھ کر کیا کرو گے۔اور جب میں نے بے حد اصرار کیا تو فرمایا: میرے حالات میں یہ ضرور لکھ دینا کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در کا ایک کتا اور ادنیٰ غلام ہے اور کچھ نہیں۔مفتی صاحب علیہ الرحمہ اپنا مشاہدہ تحریر کرتے ہیں کہ حضرت رات بھر ذکر وفکر اور یاد الٰہی عزوجل میں گزارتے۔

قارئین آپ سوچ رہے ہوں گے کہ استاذ مسجد میں حالات نہ لکھوائے۔مگر شاگرد نے بیان کیے، اس کی وجہ یہ کہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ ایک طویل سفر کر کے گئے تھے ورنہ آپ نے رو کر کہا میرے حالات لکھ کر کیا کرو گے۔آخری جملہ ادنیٰ غلام ہے اور کچھ نہیں۔بتا رہا ہے کہ وہ مسجد میں اپنا تعارف نہیں کرانا چاہتے غلام غوث پاک کہہ کر آپ کے دامن میں پناہ لے لی یہ عجز و انکساری تھی ورنہ آپ کی زندگی آج بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔